وھابی دیوبندی

اور

وھابی اہل حدیث

انگریز کے ایجنٹ

وھابی دیوبندیوں کی کتب سے

﴾وہابی، دیوبندی انگریز کے ایجنٹ﴿

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ: کلکتہ میں جب مولانا محمد اسماعیل صاحب دہلوی نے جہاد کا وعظ فرمایا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی داستان بیان کی تو اس استفسار پر کہ آپ انگریزوں کے خلاف فتوے جہاد کیوں نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا۔۔۔ ''اُن پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں اور دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کی ادائیگی میں وہ مطلقاً دست اندازی نہیں کرتے ہمیں انگریزی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے''۔ (بحوالہ: تواریخ عجیبہ)

اسماعیل دہلوی کے اس فتویٰ سے آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جناب اسماعیل دہلوی صاحب کو انگریز اور انگریزی حکومت سے کتنا لگاؤ تھا۔ کہ انہوں نے تو انگریز کے خلاف جہاد کرنے کیلئے فتویٰ بھی نہ دیا۔

انگریزوں کا پکایا ہوا کھانا قبول کرنا: مولانا ابوالحسن ندوی سیرت سیّد احمد کے ص ۱۹۰ جلد اوّل میں رقمطراز کرتے ہیں: ''اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب (یعنی سیّد احمد صاحب) کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اترا ٹوپی اُتار کر ہاتھ میں لی اور کشتی پر پہنچا مزاج پرسی کے بعد کہا کہ میں نے تین روز سے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں آج انہوں نے اطلاع کی کہ حضرت صاحب قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرنے کے بعد لایا ہوں سیّد صاحب نے حکم دیا کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھہر کر چلا گیا''۔ (بحوالہ: سیرت سیّد احمد)

ماشاء اللہ دیکھو دوستو وہابی اور دیوبندی عید میلاد، گیارھویں شریف اور بزرگان دین کے عرس کا کھانا کھانے کو تو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور انگریز کا کھانا ان کے لئے بالکل جائز ہے جس سے پتا چلتا ہے یہ لوگ نہ صرف انگریز کے ایجنٹ ہیں بلکہ یہ انگریز کو اپنا دوست بھی مانتے ہیں۔

شمس العلماء میاں نذیر حسین دہلوی کی انگریزی حکومت سے وفاداری: ''الحیات بعد الممات'' کے مصنف، مشہور غیر مقلد وہابی قاضی مظفر حسین صاحب ص: ۱۲۵ پر تحریر کرتے ہیں: ''یہ بتا دینا ضروری ہے کہ میاں صاحب گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے بعض مفسد ار اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیئے اور نہ مہر ثبت کی۔ بلکہ خود فرماتے تھے کہ میاں وہ تو ہنگامہ تھا' بادشاہی نہ تھی۔ وہ بے چارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا۔ اسے بہت سمجھایا گیا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے مگر وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے' کرتے تو کیا کرتے''۔ (الحیات بعد الممات)

انگریز نوازی کے صلہ میں شمس العماء کا خطاب: میاں نذیر حسین صاحب دھلوی کو غیر مقلد وہابی شمس العلما بھی لکھتے ہیں یہ خطاب میاں صاحب کو انگریز سے وفاداری اور نازمندی کے صلہ میں عطا کیا گیا تھا چنانچہ حیات بعد المماۃ ص ۱۸۰ پر درج ہے کہ "شمس العلماء کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء بروز سہ شنبہ مرحمت ہوا"۔ (حیات بعد المماۃ)

سرکار انگریزی کی اطاعت واجب ہے: غیر مقلدین وہابی حضرات کی حمایت سرکار انگلشیہ کے سلسلہ میں مولوی عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:
"آگے چل کر جب مجاہدین دارو گیر شروع ہوئی ہر آمین بالجہر کہنے والے وہابی کا شبہ کیا گیا اور وہابی کے معنی سرکاری زبان میں باغی کے ہو گئے تو ہندوستان کی جماعت اہل حدیث موجودہ شکل میں نمایاں ہوگئی اور ان کے سرگروہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔ اور حد یہ کہ وقت کے بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیے"۔ (ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص ۲۹)

مودودی پاکستان بننے کے بعد کیا کہتا ہے: یہ تمام لوگ پاکستان بننے کے بلکل خلاف تھے صرف اور صرف اللہ عزوجل کی کرم نوازی، ہمارے پیارے آقا ﷺ کی نظر عنایت علماء اہلسنت کی ان تھک کوششوں اور قائداعظم کی دن رات محنت کے بعد پاکستان بنا اور جب پاکستان بنا تو مودودی نے کہا "پاکستان کی پیدائش ایک درندے کی پیدائش ہے"۔ (ترجمان القرآن ص ۵۹، ۱۹۴۸ء)

میں تو ایک کم علم انسان ہوں جس نے کافی کتابوں سے حوالہ جات لے کر وہابی اور دیوبندی مذہب کی انگریز نوازی کے چند نمونے آپ کے سامنے پیش کئے۔ پر اگر کوئی عالم ان لوگوں کی نقاب کشائی کرنے لگے تو میرا خیال ہے اس عالم کی قلم تو تھک جائے گی پر ان وہابیوں اور دیوبندیوں کی انگریز نوازی کے کارنامے ختم نہیں ہوں گے۔ اور اگر یہ لوگ پاکستان کے بننے پر خوش ہوتے تو مودودی کبھی نہ کہتا کہ یہ ایک درندے کی پیدائش ہے۔
بس اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہم سب کو ہمیشہ اہلسنت والجماعت میں سے رکھے اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کے قدموں میں موت نصیب فرمائے۔
آمین

انگریز نوازی کے صلہ میں شمس العلماء کا خطاب: میاں نذیر حسین صاحب دھلوی کو غیر مقلد وہابی شمس العلما بھی لکھتے ہیں یہ خطاب میاں صاحب کو انگریز سے وفاداری اور نازمندی کے صلہ میں عطا کیا گیا تھا چنانچہ حیات بعد المماۃ ص ۱۴۰ پر درج ہے کہ "شمس العلماء کا خطاب گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۲ جون ۱۸۹۷ء بروز سہ شنبہ مرحمت ہوا"۔ (حیات بعد المماۃ)

سرکار انگریزی کی اطاعت واجب ہے: غیر مقلدین وہابی حضرات کی حمایت سرکار انگلشیہ کے سلسلہ میں مولوی عالم صاحب ندوی لکھتے ہیں:
"آگے چل کر جب مجاہدین دار و گیر شروع ہوئی ہر آمین بالجہر کہنے والے وہابی کا شبہ کیا گیا اور وہابی کے معنی سرکاری زبان میں باغی کے ہو گئے تو ہندوستان کی جماعت اہل حدیث موجودہ شکل میں نمایاں ہوگئی اور ان کے سرگروہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا۔ اور حد یہ کہ وقت کے بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیے"۔ (ہندوستان میں پہلی اسلامی تحریک ص ۲۹)

مودودی پاکستان بننے کے بعد کیا کہتا ہے: یہ تمام لوگ پاکستان بننے کے بلکل خلاف تھے صرف اور صرف اللہ عزوجل کی کرم نوازی، ہمارے پیارے آقا ﷺ کی نظر عنایت علماء اہلسنت کی ان تھک کوششوں اور قائد اعظم کی دن رات محنت کے بعد پاکستان بنا اور جب پاکستان بنا تو مودودی نے کہا "پاکستان کی پیدائش ایک درندے کی پیدائش ہے"۔ (ترجمان القرآن ص ۵۹، ۱۹۴۸ء)

میں تو ایک کم علم انسان ہوں جس نے کافی کتابوں سے حوالہ جات لے کر وہابی اور دیوبندی مذہب کی انگریز نوازی کے چند نمونے آپ کے سامنے پیش کئے۔ پر اگر کوئی عالم ان لوگوں کی نقاب کشائی کرنے لگے تو میرا خیال ہے اس عالم کی قلم تو تھک جائے گی پر ان وہابیوں اور دیوبندیوں کی انگریز نوازی کے کارنامے ختم نہیں ہوں گے۔ اور اگر یہ لوگ پاکستان کے بننے پر خوش ہوتے تو مودودی کبھی نہ کہتا کہ یہ ایک درندے کی پیدائش ہے۔
بس اللہ سے دعا کریں کہ اللہ ہم سب کو ہمیشہ اہلسنت والجماعت میں سے رکھے اور اپنے پیارے محبوب ﷺ کے قدموں میں موت نصیب فرمائے۔

آمین

مدرسہ دیوبند انگریز کی پسند

ایک دیوبندی فاضل نے مولانا محمد احسن نانوتوی کے نام سے موصوف کی سوانح حیات لکھی جسے مکتبہ عثمانیہ کراچی پاکستان نے شائع کیا ہے اپنی کتاب میں مصنف نے اخبار انجمن پنجاب لاہور مجریہ 19 فروری 1875 کے حوالہ سے لکھا ہے کہ 13 جنوری 1875 بروز ایک شنبہ لفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے مدرسہ دیوبند کا معائنہ کیا معائنہ کی جو عبارت موصوف نے اپنی کتاب میں نقل کی ہے اس کی یہ چند سطریں خاص طور سے پڑھنے کے قابل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ کے صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے۔

(مولانا محمد احسن نانوتوی ص 217 مطبوعہ مکتبہ عثمانیہ کراچی)

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

خود انگریز کی یہ شہادت ہے کہ یہ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار ممد و معاون سرکار ہے، اب آپ ہی انصاف کیجیے کہ اس بیان کے سامنے اب افسانے کی کیا حقیقت ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ مدرسہ دیوبند انگریزی سامراج کے خلاف سیاسی سرگرمیوں کا بہت بڑا اڈا تھا مدرسہ دیوبند کے قدیم کارکنوں کا انگریزوں کے ساتھ کس درجہ خیر خواہانہ اور نیاز مندانہ تعلق تھا اس کا اندازہ لگانے کے لیے خود قاری طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبندی کا تہلکہ آمیز بیان::

(مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پینشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک و شبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔ (حاشیہ سوانح قاسمی ج 2 ص 247 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

آگے چل کر انہی بزرگوں کے متعلق لکھا ہے کہ مدرسہ دیوبند میں ایک موقع پر جب انگوائری آئی تو اس وقت یہی حضرات آگے بڑھے اور اپنے سرکاری اعتماد کو سامنے رکھ کر مدرسہ کی طرف صفائی پیش کی جو کارگر ہوئی (حاشیہ سوانح قاسمی ج 2 ص 247 مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

گھر کا رازدار ہونے کی حیثیت سے قاری طیب صاحب کا بیان جتنا باوزن ہو سکتا ہے وہ محتاج بیان ہے اب آپ ہی فیصلہ کیجئے کہ جس مدرسہ کے چلانے والے انگریزوں کے وفا پیشہ نمک خوار ہوں اسے باغیانہ سرگرمیوں کا اڈہ نہ کہنا آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے یا نہیں؟

﴿وہابی، دیوبندی انگریز کے ایجنٹ﴾

اسماعیل دہلوی کا فتویٰ: کلکتہ میں جب مولانا محمد اسماعیل صاحب دھلوی نے جہاد کا وعظ فرمایا شروع کیا اور سکھوں کے مظالم کی داستان بیان کی تو اس استفسار پر کہ آپ انگریزوں کے خلاف فتوے جہاد کیوں نہیں دیتے تو آپ نے فرمایا۔۔۔ ''ان پر جہاد کرنا کسی طرح واجب نہیں ہے ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں اور دوسرے ہمارے مذہبی ارکان کی ادائیگی میں وہ مطلقاً دست اندازی نہیں کرتے ہمیں انگریزی حکومت میں ہر طرح آزادی ہے''۔ (بحوالہ: تواریخ عجیبہ)

اسماعیل دہلوی کے اس فتویٰ سے آپ لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جناب اسماعیل دہلوی صاحب کو انگریز اور انگریزی حکومت سے کتنا لگاؤ تھا۔ کہ انہوں نے تو انگریز کے خلاف جہاد کرنے کیلئے فتویٰ بھی نہ دیا۔

انگریزوں کا پکایا ہوا کھانا قبول کرنا: مولانا ابوالحسن ندوی سیرت سیداحمد کے ص ۱۹۰ جلد اوّل میں رقمطراز کرتے ہیں: ''اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ انگریز گھوڑے پر سوار چند پالکیوں میں کھانا رکھے کشتی کے قریب آیا اور پوچھا کہ پادری صاحب (یعنی سید احمد صاحب) کہاں ہیں؟ حضرت نے کشتی پر سے جواب دیا کہ میں یہاں موجود ہوں۔ انگریز گھوڑے پر سے اتر اٹوپی اُتار کر ہاتھ میں لی اور کشتی پر پہنچا مزاج پرسی کے بعد کہا کہ میں نے تین روز سے اپنے ملازم یہاں کھڑے کر دیے تھے کہ آپ کی اطلاع کریں آج انہوں نے اطلاع کی کہ حضرت صاحب قافلہ کے ساتھ تمہارے مکان کے سامنے پہنچیں اطلاع پا کر غروب آفتاب تک میں کھانے کی تیاری میں مشغول رہا۔ تیار کرنے کے بعد لایا ہوں سید صاحب نے حکم دیا کھانا اپنے برتنوں میں منتقل کر لیا جائے کھانا لے کر قافلے میں تقسیم کر دیا گیا اور انگریز دو تین گھنٹے ٹھر کر چلا گیا''۔ (بحوالہ: سیرت سیداحمد)

ماشاءاللہ دیکھو دوستو وہابی اور دیو بندی عید میلاد، گیارھویں شریف اور بزرگان دین کے عرس کا کھانا کھانے کو تو ناجائز و حرام کہتے ہیں اور انگریز کا کھانا ان کے لئے بالکل جائز ہے جس سے پتا چلتا ہے یہ لوگ نہ صرف انگریز کے ایجنٹ ہیں بلکہ یہ انگریز کو اپنا دوست بھی مانتے ہیں۔

شمس العلماء میاں نذیر حسین دھلوی کی انگریزی حکومت سے وفاداری: ''الحیات بعد الممات'' کے مصنف، مشہور غیر مقلد وہابی قاضی مظفر حسین صاحب ص: ۱۲۵ پر تحریر کرتے ہیں: ''یہ بتا دینا ضروری ہے کہ میاں صاحب گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جبکہ دہلی کے بعض مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیئے اور نہ مہر ثبت کی۔ بلکہ خود فرماتے تھے کہ میاں وہ تو ہلڑ تھا' بادشاہی نہ تھی۔ وہ بے چارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا۔ اسے بہت سمجھایا گیا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے مگر وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے' کرتے تو کیا کرتے''۔ (الحیات بعد الممات)